اسلام کا تصوّرِ جمالیات اور فنونِ لطیفہ

Islamic Concept of Aesthetic and Fine Arts

زوبیہ کوثر*

Abstract

Fine Arts are a source of aesthetic tastes that create beauty, proportion, relief and happiness in life. It is, in fact, the interpretation of man's tastes of beauty which he has been instructed by nature. From the beginning of human history these arts have been present in different shapes in every civilization and society. Muslims not only encouraged the arts but also played an important role in promoting the Islamic concept of Beauty and Excellence and used them in such a way that kept them from being mutilated or inferior. In this article, Islamic concept of esthetic sense and the value of fine arts in Islam is discussed in the light of objectives of Islamic Sharia (مقاصدِ شریعہ).

Keywords: Jurisprudence, legitimacy, implementation, objectives of the Law

فن کو عام طور پر آرٹ کہا جاتا ہے اور اس کے لیے عربی میں زخرف یا صناعہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ فن جمع فنون کے معانی، ہنر ، آرٹ، صنعت، طریقہ کار، علم کا کوئی شعبہ[1]، گُن، کرتب، دھوکا، فریب[2]، کوئی خاص علم[3]، مکر و فریب[4]، مزین کرنا[5] ملتے ہیں۔ فارسی کی قدیم کتب میں فن کا لفظ جدید معنوں یعنی آرٹ اور ہنر یا فن کے الفاظ عمارت گری، نقاشی، تذہیب اور مصوری کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔[6] انگریزی میں فن یعنی آرٹ کسی نظریے اور تخلیق کے مادی اظہار کو کہتے ہیں اور اس سے مراد پیشہ یا ہُنر لی جاتی ہے۔

1. "Art is producing something beautiful especially by painting, drawing and a skill."[7]

مختصراً فنون لطیفہ انسان کی جمالیاتی حس کے اظہار کا ذریعہ ہوتے ہیں جن کی مدد سے وہ اپنی مہارت یا تخیل کو بیان کرتا ہے۔ گویا فن، کسی ہنر یا مہارت کو کہا جاتا ہے جسے عام طور پر دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اَ. **فنون مفیدہ:** وہ فن جن میں افادیت کا پہلو نمایاں ہو۔

ب. **فنون لطیفہ:** جن فنون میں جمالیاتی عنصر نمایاں ہو۔ وہ فنون جو انسان کی جمالیاتی حس کی تسکین کریں، جن کے ذریعے وہ اپنے جمالیاتی ذوق کے فطری تقاضے پورے کر سکے اور اپنے جذبات اور احساسات کو منفرد اور دل نشین انداز سے بیان کر سکے، فنون

* پی ایچ ڈی سکالر، فیکلٹی آف عربیک اینڈ اسلامک اسٹڈیز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

لطیفہ کہلاتے ہیں۔ فنون لطیفہ کی ابتدائی اقسام مصوری، مجسمہ سازی، فن تعمیر، موسیقی اور شاعری تھیں جن میں بعد ازاں تصویر کشی، تھیٹر اور فلم سازی جیسے فنون شامل ہوتے گئے۔ بغرض تفہیم تمام فنون کو تین اقسام میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

ادبی فنون

ادب سے مراد تحریری مواد ہے جس کے ذریعے انسان اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کرتا ہے چاہے یہ تحریر کی شکل میں ہو یا اشعار کی صورت میں اور ادبی فنون سے مراد وہ فنون ہیں جن کا تعلق ادب سے ہوتا ہے اور جن کے ذریعے انسان اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔

بصری فنون

بصری فنون ایسے تخلیقی آرٹ کو کہا جاتا ہے جس کی مصنوعات کو بہ چشم سر سراہا جائے۔ ان میں مجسمہ سازی، تصویر کشی، فلم سازی، پرنٹ میکنگ، ڈیزائننگ، دھات کا کام، خطاطی، فن تعمیر اور دستکاری وغیرہ نمایاں ہیں۔

عملی / سمعی فنون

وہ فنون جنہیں دیکھنے کے ساتھ ساتھ سن کر سراہا جاسکے اور جس میں فنکار اپنے فن کی صلاحیتوں کا مظاہرہ عملی کارکردگی کے ذریعے کرے، عملی فنون یا پرفارمنگ آرٹس کہلاتے ہیں۔ رقص، موسیقی، اوپیرا، اداکاری، تھیٹر اور فلمسازی اہم عملی فنون ہیں۔

اسلام کا تصورِ جمالیات

اسلام عین دین فطرت ہے۔ اس کا کوئی حکم یا تقاضہ انسانی فطرت کے خلاف نہیں ہے۔ انسانی جسم کی طرح اس کی روح کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔ جسم کی بھوک مادّی اشیاء سے مٹائی جاتی ہے، روح کو بھی تسکین کے لیے روحانی غذاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام اس روحانیّت اور مادّیّت کا حسین امتزاج ہے اور دونوں میں اعتدال کا متقاضی ہے۔ اگر انسان اپنی مادی خواہشات کی تکمیل میں حد سے تجاوز کر جائے اور نفس پرستی، عیاشی اور خود سری کی طرف مائل ہو جائے تو معاشرہ فتنہ و فساد سے بھر جائے گا۔ ہر انسان اگر اپنی دل کی خوشی اور ہر جائز و ناجائز خواہش پورا کرنے پر مصر ہو جائے تو مذہب اور الوہی احکامات کو اپنے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھے گا، اپنی خواہشات کی تکمیل میں ظلم، جبر، خود غرضی، بے حیائی، بے راہ روی اور استحصال کی راہ پر چل پڑے گا۔ دوسری طرف اگر انسان اپنی ہر قسم کی مادی ضرورت سے منہ موڑ لے یا ان خواہشات کی تکمیل کو روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ محسوس کرے تو وہ رہبانیت کی طرف نکل جاتا ہے، جو ایک غیر فطری طریقہ زندگی ہونے کی بناء پر اس کی ذات اور معاشرے، دونوں کے لیے نقصان کا باعث بنے گا۔ ایسی زندگی اُسے قطع رحمی، معاشرتی روابط کے خاتمے، خاندانی نظام کی بیخ کنی اور جسمانی اذیت کے سوا کچھ نہیں دے گی۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے مادی اور روحانی، دونوں طرح کے تقاضوں کی تکمیل کی نہ صرف اجازت دی، بلکہ حسن و جمال کے عنصر کی حوصلہ افزائی کی۔ اسلام کا یہ نظریہ

حقیقت پر مبنی ہے کہ ہر شے کو اعتدال میں رکھا جائے۔ انسان جس کام کو بھی سر انجام دے، بہ طریق احسن ہی انجام دے اور اسے حسین سے حسین انداز میں ادا کرے۔

نبی کریم ﷺ نے اللہ ربُّ العزّت کے نزدیک حسن و جمال کے پسندیدہ ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللہ جَمِیلٌ ،یُحِبُّ الجَمَالُ۔[8]

بے اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے، خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی انسان کے ہر طرح کے ذوق جمال کے لیے سند کا درجہ رکھتا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی حسن و جمال کے لیے مختلف الفاظ ملتے ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ربُّ العزّت نے ہر چیز کو حسن و جمال کے ساتھ پیدا کیا، اسے زینت عطا کی، انسان کے اندر اسی کا ذوق رکھا اور انسان سے بھی وہ اسی احسان کا تقاضا کرتا ہے۔

جیسے کہ اللہ ربُّ العزّت نے آسمان کی تخلیق کے لیے فرمایا:

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ۔ 9

ترجمہ: ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا۔

زمین کے حسن کو اس طرح بیان کیا۔

اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ۔10

ترجمہ: یہاں تک کہ زمین اپنے کمالِ حسن کو اختیار کر کے مزین ہو گئی۔

اپنی مخلوقات کی تخلیق کے حسن کے متعلق فرمایا:

اَلَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۔ 11

ترجمہ: جس نے اپنی پیدا کردہ ہر شے کو حسن بخشا۔

جب اس نے اپنے ہر امر میں حسن و جمال کو مد نظر رکھا، تو انسان سے بھی یہی تقاضا کیا کہ وہ دنیا میں احسن عمل کرے اور برائی کو اچھائی کے حسن سے دور کرے۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ .. 12

ترجمہ: اور اچھائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتے، برائی کے خلاف بہترین طریقے سے دفاع کرو۔

انسان کو تلقین کی کہ وہ حسن انعام کی دُعا مانگے۔

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ..13

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں حسنہ عطا فرما۔

احسن، جس کا اللہ نے انسان سے تقاضا کیا ہے، ہر کام میں حسن، عمدگی، خوبصورتی، سلیقہ اور خوبی پیدا کرنے کا نام ہے۔ حسن بو البخاری نے حسن کی تعریف میں لکھا ہے "Most Good" اور انہوں نے حسن کے تین درجے بیان کیے ہیں۔

اَ. "عقلی (Rational)، کسی بھی قسم کی خوبصورتی جسے انسانی ذہن پسند کرے

ب. حسّی (Sensual)، جو انسان کی شہوت کو اُبھارے

ج. شعوری (Sensible)، جو انسان کی فطرتِ سلیمہ کو پسند آئے"[14]

ہر وہ شے جو اللہ نے بنائی، وہ احسن ہے، کیونکہ اس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور ہر حسن کی نسبت اسی کی طرف ہے۔ قرآنِ مجید اسی حسن سے آگاہی کا پیغام دیتا ہے، جو انسان کی فطرتِ سلیمہ کے عین مطابق ہو۔ اس کے اظہار، اس کی توصیف اور تصرف کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بنیادی طور پر انسانی اقدار تین طرح کی ہوتی ہیں۔ روحانی اقدار، جو حق اور سچ سے متعلق ہیں۔ اخلاقی اقدار خیر سے متعلق ہیں اور جمالیاتی اقدار حسن سے متعلق ہیں۔ ان تینوں کی بیک وقت تحصیل ضروری ہے تا کہ ان میں توزن پیدا ہو۔[15]

انسان فطری طور پر ذوقِ جمال اور حسن و خوبی کی طرف میلان رکھتا ہے۔ وہ بے ترتیبی، بے ڈھنگا پن، بد صورتی، بد سلیقگی کو ناپسند کرتا ہے اور ترتیب، توازن، اعتدال اور حسن کو پسند کرتا ہے۔ حسن اس کے دل و دماغ میں موجود ہے۔ حسن کائنات کی ہر چیز میں بکھرا ہوا ہے۔ اس حسن کا منبع اللہ کی ذات ہے۔ اور اس کا ہر امر ذوقِ جمال کا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو حسن و جمال کا مجموعہ بنایا۔ قرآن مجید معجزہ جمال ہے اور جنت بھی ان اشیاء کا مجموعہ ہے جو انسان کے لطیف احساسات اور جمالیاتی ذوق کو مہمیز بخشتی ہیں۔ اس ذوقِ جمال کی تسکین کے لیے کائنات کے حسن کو اپنی توجہ کا مرکز بناتا ہے اور اپنے احساس کی ترجمانی کے لیے مختلف ہیئتیں منتخب کرتا ہے۔

ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے انسانی فطرت کی ضروریات کی مناسبت سے مختلف اعمال گنے ہیں کہ:

اَ. "جسم کو تندرست و توانا رکھنے کے لیے انسان کھیل کھیلتا ہے جو اس کے جسم کو چست رکھتے ہیں۔

ب. روح کی طہارت و پاکیزگی کے لیے عبادات اور اعمال صالحہ غذاء کا درجہ رکھتی ہیں۔

ج. عقل و خرد کی افزائش کے لیے علم کا حصول اور علمی ماحول سے وابستگی ضروری ہے۔

د. تخلیقی اور تخیلاتی جذبات کی آبیاری کے لیے فنون لطیفہ لازمی ہیں جو انسان کو ذہنی اور جذباتی بالیدگی عطا کرتے ہیں۔"[16]

انسانی عقل کے دو پہلو ہیں۔ ایک حسّی عقل ہے جس کا طریقہ کار سائنسی ہے اور اس کا تعلق سمجھ بوجھ، تجزیہ اور استدلال سے ہے۔ اسے شعور بھی کہتے ہیں۔ جبکہ ایک وجدانی عقل ہے جو عالم مادیّت سے بلند ہو کر عالم امثال پر نظر رکھتی ہے۔

پروفیسر سید محمد سلیم نے اپنے مضمون میں اسی وجدانی عقل کی وضاحت کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ "یہ وجدانی عقل انسان کو

آگے بڑھنے پر اکساتی ہے وہ عالم امثال کے خواب دیکھتا ہے اور الوہیت تک رسائی حاصل کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ یہ خواب فنون لطیفہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے تخیلات کا اظہار کرتا ہے۔"[17] یہ خواب اس کے ذوق جمال کا مظہر ہوتے ہیں۔ اسلام اسی جمالیات حس کو بیدار کرتا ہے اور اسے اجازت دیتا ہے کہ وہ اسے اپنے فن میں پیش کرے۔ ول ڈیورانٹ لکھتے ہیں کہ "حسن وہ خاصیت یا شے ہے جو کسی بھی شکل میں ہو، دیکھنے والے کو خوش کرتی ہے۔ فن حسن کی تخلیق ہے۔ یہ ایسی شکل میں سوچ یا احساس کا اظہار ہے جو حسین یا ارفع لگتا ہے اور فن اس وقت شروع ہوتا ہے جب انسان اشیاء کو خوبصورت بنانے کی ذمہ داری لیتا ہے۔"[18]

فنون لطیفہ کا ملکہ فطرۃً ہر نفس کی طبیعت میں رکھا گیا ہے۔ اگر کسی میں یہ ملکہ نہ بھی موجود ہو، تب بھی ذوق وشوق ضرور موجود ہوتا ہے۔ پرندے اپنی رہائش کے لیے خوبصورت گھونسلہ بناتے ہیں۔ کائنات بھی انسان سے مطالبہ کرتی ہے کہ میں سراسر حسن ہوں، میرا مشاہدہ کرو اور میرے حسن وجمال پر غور کرو۔ کائنات کا یہ حسن وکمال ہی فنون لطیفہ کی بنیاد ہے۔

ذوق جمال کی تسکین کے لیے اختیار کیے جانے والے فنون انسان کے تخیل کی ترجمانی کرتے ہیں، جو فنون لطیفہ کہلاتے ہیں۔ یہ گویا ہنر مندی یا وہ خصوصی لیاقت ہے جن کا تعلق انسان کے نازک ترین احساسات اور جذبات سے ہوتا ہے۔ سید عابد علی عابدؔ فن کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ

> "آرٹ / فن فکر انسانی کے اس ابلاغ و اظہار کا نام ہے جس نے فطرت کو اپنا وسیلہ بنایا ہو، مثلاً مصوری اصلاً رنگوں سے کام لیتی ہے، سنگ تراشی پتھروں سے اور موسیقی اصوات سے۔[19] "

یہ تعریف واضح کرتی ہے کہ فنون لطیفہ فطرت سے الگ یا خلاف فطرت چیز نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اسی ذوق جمال کی ترجمانی ہے جو انسان کو فطرت نے ودیعت کیا ہے۔ اسی لیے عربی میں انہیں فنون جمیلہ کہا جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ ہر عمل میں حسن وکمال تک پہنچے، تو ہر مخلوق اسی کمال کی تلاش کرتی ہے اور اس کی نقل کرتی ہے۔ اگر وہ اس نقل میں اپنا تخیل ڈالے تو وہ فن کہلاتا ہے۔ فن کی دو معروف صورتیں ہیں۔

اَ. "فن مفیدہ: جو انسان کی کسی حقیقی ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور یہ زیادہ تر صنعت و حرفت سے متعلق ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کپڑا بننے کی صنعت

ب. فن لطیفہ: وہ فنون جو ضرورت پورا کرنے کے ساتھ ساتھ انسان کے ذوقِ جمال کی تسکین بھی کرے، جیسا کہ فن خطاطی"[20]

گویا یعنی فنون لطیفہ کائنات کے حسن کی وہ نقل ہے جس میں مخلوق کا اپنا تخیل بھی شامل ہے۔

ہر انسان میں ذوق جمال موجود ہوتا ہے لیکن اس کے اظہار کی صلاحیت ہر ایک میں نہیں ہوتی۔ بعینہٖ فن کا نادر نمونہ تخلیق

کرنے کے پس پردہ کچھ محرکات ضرور ہوتے ہیں جو انسان کو اس طرف مائل کرتے ہیں۔ ایک محرک، جس کا ذکر کیا جا چکا ہے، وہ انسان کے الوہیت تک رسائی کے خواب ہوتے ہیں جو اسے اپنے تخیل کو وجود دینے پر اُبھارتے ہیں۔ مرزا سلطان احمد نے اپنی کتاب فنون لطیفہ میں سات قسم کے محرکات کا تذکرہ کیا ہے جس سے انسان فنون لطیفہ کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

أ. "علم: انسان اپنے علم کا اظہار اپنے فن کے ذریعے کرتا ہے۔

ب. معلومات: دوسروں تک معلومات پہنچانے کے لیے فنون کا سہارا لیا جاتا ہے۔

ج. شہرت: انسان شہرت حاصل کرنے کے لیے فنون کو اپناتا ہے۔

د. محبت: کسی کی محبت انسان کو فن کا نمونہ تخلیق کرنے پر اُبھارتی ہے۔

ہ. ضرورت: انسان اپنی ضرورت کے لیے کوئی چیز تخلیق کرتا ہے اور اس میں اپنا تخیل اور ذوق جمال سمو دیتا ہے۔

و. آسائش: آسائش کے لیے فنی صلاحیتوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ز. حسن: کائنات اور انسان کا حسن فنون لطیفہ اپنانے کا محرک ہے۔"[21]

ظروف سازی، مجسمہ سازی، مصوری، رقص وغیرہ یہ سب فن کے اظہار کے خارجی ذریعے ہیں۔

اسلامی تصوّر فنون لطیفہ

مسلم معاشروں میں فنونِ لطیفہ کے تصور کو درست طریقے سے سمجھنے کی سعی نہیں کی گئی اور اسے ایک مستقل بذات متنازعہ مسئلہ تصور کیا گیا ہے۔ اسے مقاصد شریعہ کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

أ. شریعت کا مقصد انسانی دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے۔ کوئی بھی ایسا فعل جو ان پانچ میں سے کسی ایک کے بھی زیاں کا باعث بنے، وہ شرعاً درست نہ ہو گا۔

ب. کوئی شے اس وقت تک منع نہیں ہوتی، جب تک وہ قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور مسلمان مفکرین کے اجتہاد سے منع نہ کی گئی ہو۔ بہ صورت دیگر یہ ان اشیاء کی فہرست میں شامل ہو جاتی ہے جنہیں مجبوراً استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس فعل کے سرانجام دینے پر دین میں گناہ یا ثواب کی کوئی بات موجود نہ ہو، اس کا کرنا اصلاً مباح ہے۔

ج. مسلمانوں کی زندگی کا مقصد اپنی زندگی فرماں برداری ءربّ میں گزارنا اور ہر ایسی چیز کو ترک کرنا یا اس سے بچنا جو یاد الٰہی سے غافل کر دے۔ جو بھی چیز اسے یاد الٰہی سے غافل کرے، اس کا اختیار کرنا گناہ ہے۔

د. بعینہٖ عام انسانوں تک اللہ تعالیٰ کی دعوت پہنچانا اور ان کے شبہات کو دور کرنا بھی ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ جو فعل اس

میں رکاوٹ پیدا کرے وہ بندگیٔ ربّ کے خلاف ہے۔

لٰہذا یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا فنونِ لطیفہ شریعت کے مقصد، انسانی دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت میں رکاوٹ ہے یا نہیں، اور کیا قرآنِ مجید اور احادیث مبار کہ یا کسی بھی اجتہاد کی رو سے انہیں حرام یا ممنوع قرار دیا گیا ہے یا نہیں؟

گذشتہ مبحث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ذوق حسن و جمال انسانی فطرت میں مضمر ہے۔ اللہ ربُّ العزّت کی ہر چیز میں حسن ہے اور وہ انسان کے ہر فعل میں بھی اسی حسن کا مطالبہ کرتا ہے۔ انسان جب کائنات کے حسن کو اپنے تخیل کے تناظر میں پیش کرنا چاہتا ہے تو وہ ان فنون کا سہارا لیتا ہے۔ اگر فن بہ یک وقت انسانی ضرورت کی تکمیل اور اس کے ذوق جمال کی تسکین کرے تو یہ فن لطیف کہلاتا ہے۔ بذاتِ خود یہ فنون انسانی دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت میں رکاوٹ نہیں بنتے، کیونکہ یہ انسانی فطرت کا حصہ ہیں۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جا بہ جا اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے افادی اور جمالیاتی دونوں پہلوؤں کو اُجاگر کیا۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انسان ان نعمتوں سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اپنی جمالیاتی حس کی تسکین بھی کر سکتا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

يَا بَنِيٓ آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاساً يُوَارِي سَوْءَاتِكُمْ وَرِيشاً وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ . . .[22]

ترجمہ: اے اولاد آدم، ہم نے تمہارے لیے لباس اُتارا، جو تمہاری ستر پوشی کرتا ہے اور تمہیں زیب و زینت عطا کرتا ہے، اور بہترین لباس تو تقویٰ کا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ضرورت اور ذوق جمال کی تسکین کے لیے اُسے خوبصورت لباس تیار کرنے کا ہنر عطاء کیا۔ اور اس سے تقاضا کیا کہ اللہ کے حضور پیشی کے وقت خود زیب و زینت اختیار کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَٰبَنِيٓ آدَمَ خُذُوا۟ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ 23

ترجمہ: اے فرزندان آدم، ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کر لیا کرو۔

مندرجہ بالا آیات مسلمانوں کے لیے عمدہ کپڑا بنانے، اس سے بہترین لباس تیار کرنے، اور اس لباس کو سوزن کاری و کشیدہ کاری سے مزین کرنے کے فن کی بنیاد متصور ہوتی ہے۔

قرآن مجید جو علم و دانش اور فصاحت و بلاغت کا عظیم معجزہ ہے، جس کی قرآت اس کے جمال کو دوچند کر دیتی ہے۔ اس لیے اللہ ربّ العزّت نے فرمایا:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً۔ 24

اور قرآن مجید پڑھو خوبصورت قرآت کے ساتھ۔

آیت مذکورہ قرآن مجید کو خوش الحانی سے تلاوت کرنے کا حکم دیتی ہے جو مسلمانوں میں فن قرآت کی بیناد بنا اور قرآن مجید کو عمدہ خط اور مزین انداز سے محفوظ کرنے کی خواہش فن خطاطی کی بنیاد بنی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں خوبصورت چیزوں کی محبّت ودیعت کی ہے اور اس کے لیے دُنیا کی ہر نعمت کو سجا کر پیش کیا ہے جس کی تائید اس آیتِ قرآنی سے ہوتی ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ۔25

ترجمہ: لوگوں کے لیے مرغوبات نفس، عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آئند بنادی گئی ہیں، مگر یہ سب دنیا کی چندروزہ زندگی کے سامان ہیں حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے، وہ تو اللہ کے پاس ہے۔

اللہ ربّ العزّت نے انسان کی رہائش کے لیے زمین کو بچھایا اور ارشاد فرمایا۔

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ۔26

ترجمہ: اور تحقیق ہم نے تمھیں زمین میں بسایا اور اس میں تمھارے لیے معاشی وسائل رکھے۔

رہائش کے لیے گھر بنانا جبلی طور پر انسان کو ودیعت کیا گیا تھا جو غاروں کی کھوہ سے ارتقائی منازل طے کرتا ہوا دور جدید کے نہایت پیچیدہ، پائیدار اور نفیس فن تعمیر تک آپہنچا ہے۔ البتہ مسلمانوں نے مساجد سے دلی وابستگی کی بنا پر اپنے فن تعمیر میں بھی ایسے امتیازی اوصاف پیدا کیے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت و واحدانیت کو آشکار کرتے ہیں۔

اللہ ربّ العزّت نے انسان کو قلم کے ذریعے لکھنا سکھایا، اسے حصول علم کی ترغیب دی اور اپنی آسمانی کتابیں اور صحیفے تحریری شکل میں نازل کیے۔ خوبصورت اور عمدہ پیرائے میں اپنا مافی الضمیر بیان کرنا، کہانی یا قصے سننا، سنانا، ترنم، وزن اور ہم آواز الفاظ کے استعمال سے اپنی بات کو شاعرانہ رنگ دینا انسان کے لیے فطرۃً پسندیدہ ہے۔ یہی چیز ادبی فنون کی بنیاد بنی۔ اور انسان نے نثر اور نظم کے ذریعے اپنے خیالات کو خوبصورت شکل دی۔

کائنات میں بکھرا حسن اس بات کا غماز ہے کہ کائنات کا خالق ایک باکمال اور عظیم مصور ہے جس نے ہر چیز میں اپنی قدرت و خالقیت کا رنگ بھرا۔

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ۔[27]

ترجمہ: جس نے اپنی پیدا کردہ ہر شے کو کمال حسن بخشا۔

انسان نے جب اُس کی تخلیقات کی نقل میں اپنا تخیل ڈالا اور اسے تصویر کی شکل دی تو فن مصوری کی بنا پڑی۔ سمعی اور حسّی

خوبصورتی کے ساتھ صوتی خوبصورتی کی طرف مائل ہونا فطرتِ انسانی ہے۔ پرندوں کی خوشنما آواز، بہتے جھرنے اور آبشاریں، انسانی آوازوں کا ترنّم اور لے فن موسیقی کی بنیاد بنا۔ المختصر متذکرہ بالا فنون لطیفہ کی نمایاں اصناف میں سے کوئی بھی صنف بنیادی طور پر انسانی دین، جان، مال، نسل اور عقل کے ضیاع کا باعث نہیں بنتی۔ بلکہ یہ انسان کے جذبات کی عکاسی کے ذرائع ہیں۔ کوئی بھی ذریعہ مطلقاً اچھا یا برا نہیں ہوتا، بلکہ اس کا استعمال اسے اچھا یا بُرا بناتا ہے۔ اگر فنون کو چند حدود و قیود کے تحت رہ کر استعمال کیا جائے تو ان میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ ان حدود و قیود کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا۔

اللہ ربّ العزّت نے ہر مسلمان کو کچھ ذمہ داریاں تفویض کی ہیں جن کی بجا آوری لازمی ہے۔ انہیں فرائض کہا جاتا ہے۔ اس نے حلال اور حرام کی وضاحت کر کے ان میں حد بندی بھی کر دی ہے جنہیں حدود کہا جاتا ہے۔ ان حدود کا تعین صرف اللہ ربّ العزّت کی ذات کر سکتی ہے۔ انسان کے لیے ان حدود سے تجاوز کرنا ممنوع ہے۔ البتہ کچھ امور ایسے ہیں جنہیں اللہ ربّ العزّت نے اپنی رحم دلی کے سبب بیان نہیں کیا۔ ان امور کی چھان پھٹک نہیں کرنی چاہیے اور اگر ضرورتاً انہیں اپنانا پڑے تو گناہ نہیں ہوتا۔ شریعت کا ایک اصول ہے کہ

الضرورات تبیح المحظورات۔

ضرورتیں ناجائز کاموں کو جائز کر دیتی ہیں۔

قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ فنون لطیفہ کی ممانعت یا حرمت کا ذکر موجود نہیں ہے۔ فنون لطیفہ اصلاً مباح کے درجے میں آتے ہیں۔ مباحات پر دین واخلاق کی شرط موجود ہوتی ہے یعنی مباح کام کو سرانجام دیتے ہوئے ایسی کوئی شکل اختیار نہ کی جائے جو دین کے کسی حکم یا منشاء کے خلاف ہو یا اخلاق کے کسی مسلمہ اصول کی مخالفت کرے۔ ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی نے "اسلام اور فنون لطیفہ" میں اخلاقی اقدار کی تحصیل کا اصول بیان کیا ہے کہ "جمالیاتی ذوق کے تقاضے، اخلاقی مصالح اور مفادات کے مطابق ہونے چاہییں"۔[28] لہٰذا فنون لطیفہ کو اختیار کرتے ہوئے اخلاقی اور دینی اصول وضوابط کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

انسان کو اللہ ربّ العزّت نے اپنی بندگی اور اعلٰئے کلمۃ اللہ کے لیے پیدا کیا ہے۔ اس لیے بطور مسلمان اس کا کوئی بھی فعل ان مقاصد کے خلاف نہیں ہونا چاہیے۔ روحانی تقاضوں کی تکمیل کے لیے کوئی بھی ایسا غیر مادی طریقہ استعمال نہ کیا جائے جو کسی بھی طرح ایک مسلمان کے جسم، روح یا معاشرے کے لیے نقصان دہ ہو۔ فنون لطیفہ انسانی روح کو تقویت فراہم کرتے ہیں اور انسان ان سے تفریح حاصل کرتا ہے۔

مولانا شفیع عثمانی نے اپنی کتاب "اسلام اور موسیقی" کی ابتدائی بحث میں تعمیری اور تخریبی تفریحات کا ذکر کرتے ہوئے یہ اصول پیش کیا ہے کہ "تفریح ہمیشہ تعمیری اور مفید ہونی چاہیے، جیسا کہ ایسے کھیل جن سے صحت اور تندرستی حاصل ہو، تھکان دور ہو۔

لیکن دینی اُمور کی بجا آوری میں کوئی رکاوٹ نہ آئے، مثلاً تیراکی، گھڑ سواری، تیر اندازی وغیرہ۔ جبکہ تخریبی تفریحات جو وقت کے ضیاع کا باعث بنے، اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بے دینی کو فروغ دیں اور کسی کی دل آزاری کا باعث بنیں، ان میں مشغولیت قابل مذمت ہے مثلاً شطرنج اور جوا، رقص و سرود، غنا اور موسیقی وغیرہ"۔[29] لہٰذا جو چیز انسان کو عارضی لذتوں میں گُم کر دے، دنیا کی محبت بڑھا کر اُسے اپنے مقصد سے غافل کر دے، وہ غلط ہے۔

مسلمانوں نے فنون لطیفہ کے استعمال میں ذوق جمال کو مد نظر رکھتے ہوئے مادیت اور روحانیت میں اعتدال کے راستے کو اپنایا اور متذکرہ بالا اصولوں کے تحت بامقصد فن تخلیق کیا جو اخلاقی اور روحانی اقدار پر مبنی اور ملحدانہ افکار سے پاک تھا۔ اس نے اللہ رب العزت کی قدرت میں موجود تناسب، ہم آہنگی، توازن اور اعتدال کو اپنی تخلیقات میں اپنایا اور اسے عروج و کمال تک پہنچایا۔ ایک مسلمان میں حقیقت کبریٰ کے تقرب کی خواہش موجود ہوتی ہے۔ جس کا اظہار علاّمہ اقبالؒ نے بھی کیا ہے کہ

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

اس خواہش کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو تین مظاہر دیے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک، قرآن مجید کی صورت میں اللہ کا کلام اور کعبۃ اللہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں۔ مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے محبت وعقیدت کا اظہار شاعری میں نعت گوئی اور نعت خوانی سے کیا۔ قرآن مجید کی محبت حسن قرآت، حسن خط اور ادب لطیف کی طرف رہنما بنی۔ جبکہ بیت اللہ سے دلی وابستگی خوبصورت مساجد کی تعمیر کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ البتہ مسلمانوں کے ہاں تشبیہی اور تمثیلی فنون کو اس قدر پذیرائی نہیں ہوئی۔ اسی بنا پر مستشرقین اسلامی فنون لطیفہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے فن کو محدود کر دیا اور تمثیلی فنون کی ممانعت کے باعث مسلمانوں کے ہاں ایسی تخلیقات کم ہو گئی ہے۔[30]

دراصل اسلام سے پہلے یونانی بازنطینی اور ایرانی فنون دنیا پر چھائے ہوئے تھے۔ یونانی فنون میں بنیادی موضوع انسان ہے۔ اسی لیے وہاں مصوری اور مجسمہ سازی پر زیادہ توجہ دی گئی۔ دیگر مذاہب میں اپنے معبودان کی تصویر کشی اور مجسمہ سازی کی جاتی تھی اور یہ ان کی عبادات اور مذہب کا حصہ تھی۔ اسلام کا نظریہ فن قدرے الگ ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے جسے اس نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور مسلمان کا ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق یہ نظریہ ہے کہ اسے کوئی آنکھ دیکھ نہیں سکتی اور کائنات کی کوئی بھی چیز اس کے مثل نہیں ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ 31

ترجمہ: نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں، اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے، وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔

اس لیے اللہ رب العزت کی تصویر کشی ممکن ہی نہیں ہے۔ اسلام میں شبیہی یا تمثیلی فنون کی مذمت کا باعث یہی تھا کہ انسان خود کو خالق نہ سمجھے بلکہ صنعت کار سمجھے۔ اللہ رب العزت نے اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور باقی مخلوقات سے زیادہ صلاحیتیں عطا کی ہیں لیکن شبیہی یا تمثیلی فن کی حوصلہ افزائی اسے بت پرستی کی طرف لے جاسکتی تھی۔ ممکن تھا کہ وہ خود کو خالق سمجھ بیٹھے۔ لہٰذا مسلمانوں نے یونانی اور بازنطینی فن کو اسلامی انداز میں ڈھالا، اپنے تصورات کو غیر تشبیہی اصناف کی طرف مائل کیا اور اپنے تخیل کو خطاطی، فن تعمیر، رنگ آمیزی، ریاضیاتی اشکال کی تخلیق اور میناتوری کے ذریعے پیش کیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اسلام کا تصور جمال انسان سے ہر امر میں ایسے حسن اور کاملیت کا متقاضی ہے کہ اس کے فطری تقاضے اور ذوق جمال کی تسکین بھی ہو جائے اور شریعت کے کسی حکم پر زد بھی نہ پڑے۔

حوالہ جات وحواشی

1 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، س۔ن، ج15، ص491، فن

2 حسن اللغات، جامعہ اردو اورینٹل بک سوسائٹی، گنپت روڈ لاہور، س۔ن، ص630

3 ایضاً، ص491، 492

4 مولوی، فیروز الدین، فیروز اللغات اردو، لفظ فن، ص505، 506

5 بلیاوی، عبد الحفیظ، ابو الفضل، مصباح اللغات، مکمّل عربی اُردو ڈکشنری، مکتبہ قدوسیہ، لاھور، 1999ء، ص618

6 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص602

7 Oxford, The Australian basic School dictionary, Oxford University Press, 1998, PAGE 21

8 القشیری، مسلم بن الحجاج ابو الحسن، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل الی رسول الله ﷺ المحقق: محمد فؤاد الباقی ، دار احیاء التراث العربی، بیروت ، س-ن، جز1، ص65، رقم الحدیث: 178

9 القرآن، سورۃ الصافات ، آیت 6

10 القرآن، سورۃ یونس، آیت 24

11 القرآن، سورۃالسجدہ، آیت 7

12 القرآن، سورۃ فصلت، آیت 34

13 القرآن، سورۃ البقرۃ ، آیت 201

14 Ghehi, Hassan Bolkhari, Aesthetic and Concept in Beauty in Quran, Honar-ha-ye-ziba, Unversity of Tehran, v-22, i-4, article-1, 2018

15 صدیقی، نجات اللہ، اسلام اور فنون لطیفہ، ص 21-35، مشمولہ: اسلام اور فنون لطیفہ (مجموعہ مضامین)، ادارہ ادب اسلامی، ہند، دہلی، 2012ء، ص 21-35

16 See: Diversion and Arts in Islam (ترجمہ: اللهو والفنون فی الاسلام) , Al-Qardavi, Yousuf, Dr, Translated by: Rawah El Khatib, Islamic Inc, Publication and Distribution

17 محمد سلیم، پروفیسر، مسلمانوں کا ذوق جمال، فنون لطیفہ اور فن خطاطی، ص 102

18 ڈیورنٹ، ول، انسانی تہذیب کا ارتقاء، مترجم: تنویر جہاں، فکشن ہاؤس، لاہور، اشاعتِ سوم، 2004، ص 129-130

19 اصول انتقاد ادبیات، عابد علی عابد، سید، سنگ میل پبلیکیشنز، 1992، باب اوّل، ص 22

20 منصور، خاور، فنونِ لطیفہ کی اسلامی اساسیات، القلم، دسمبر 2016، ص 233

21 احمد، مرزا سلطان، فنون لطیفہ، یونین سٹیم پریس، لاہور، 1912ء، محرکات ص 27-30

22 سورة الاعراف، آیت 26

23 سورةالاعراف، آیت 31

24 سورة المزمل ، آیت 4

25 آلِ عمران، آیت 14

26 سوره اعراف ، آیت 10

27 سورة السجده، آیت 7

28 دیکھیے: صدیقی، نجات اللہ، اسلام اور فنون لطیفہ، ص 21-49

29 عثمانی، محمد شفیع، مفتی، اسلام اور موسیقی، شرح وترجمہ: کشف العنا عن وصف الغناء مترجم: محمد عبدالمعز، مکتبہ دارالعلوم کراچی، 1423، ص 52

30 Hamidullah, Muhammad, Introduction to Islamic Art, Muslim contributions to science and art, muslimcaneda.org/hameedullah-all.html (28-09-2019)

31 سورة الانعام، آیت 103